ناول
راز
فریحہ بخاری

السلام علیکم

اگرآپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگرآپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راز

از فریحہ بخاری

قسط نمبر 1:

گہری رات ہر سو پھیل چکی تھی۔قدموں کی چاپ قریب سے قریب تر ہو رہی تھی۔جوں جوں قدموں کی چاپ قریب ہو رہی تھی۔اس کے دل کی دھڑکن اسی رفتار تیز ہو رہی تھی۔رات کتوں کے بھونکنے سے مزید خوفناک للگتی تھی۔۔ قدم اب دروازے کے قریب پہنچ چکے تھے۔اُسکی آنکھوں میں خوف مزید گہرا ہو گیا تھا۔ڈر کے باعث وہ اپنی آنکھوں کو اوپر نہی اٹھا پا رہی تھی۔اب اسے صدر دروازہ چرچراہٹ کے ساتھ کھلتا ہوا سنائی دیا۔اسے لگا اب وہ مزید کچھ سیکنڈز تک زندہ نہی رہ پائے گی۔اب وہ اگلا سانس بی نہی لے سکے گی۔اس کا جسم خوف کی شدّت سے کانپ رہا تھا۔۔مائیگرین کا درد شدید سے شدید تر ہو رہا تھا جو کہ اس کے سر سے ہوتا ہوا گردن اور اسکے سر کے پچھلے حصے

میں سرایت کر چکا تھا۔یہ درد اسے کافی عرصے بعد آج پھر محسوس ہوا تھا۔درمیان میں یہ بلکل ختم ہو گیا تھا۔اُسے لگا تھا وہ اس تکلیف دہ بیماری سے جان چھڑا چکی ہے۔اور درد اتنا شدّت سے ہو رہا تھا اُسے لگ رہا تھا کوئی رگ پھٹ جائے گی۔اب کمرے کے دروازے کے قریب کوئی پہُنچ چکا تھا اور مختلف چابیاں لوک میں ڈال کر اسے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔خوف اور سردی کے باعث جِسم کپکپاہٹ کا شکار ہو گیا تھا۔

صحیح چابی لوک میں جا کر اُسے کھول چکی تھی اور کلک کی آواز سے دروازہ کھلا۔ایک پل کو میں کھول لیتا first attempt اُسے لگا کوئی اور ہے کیوں کہ جو پہلے آتا تھا وہ دروازہ تھا۔۔اسنے اپنے خیالات کو جھٹکا، بھلا اس کے علاوہ کون ہو سکتا ہے۔رونے کی شدت میں روانی آ چکی تھی۔۔ پچھلے کچھ مہینے جو اسنے یہاں گزارے تھے وہ مسلسل روتے ہوئے ہی گزارے تھے اب اسے لگا تھا کہ رو رو کے اسکی آنکھیں خشک ہو چکی ہیں مگر آج آنسو پھر نکل رہے تھے اور پوری شدت سے نکل رہے تھے۔۔ اب وہ اندر آ چکا تھا وہ سمٹ کر تھوڑا کونے میں ہوئی۔بازو درد کر رہے تھے۔جو موڑ کر کمر کا ساتھ باندر کھے تھے۔موں پر بھی

www.novelsclubb.com

پٹی باندی ہوئی تھی۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا وہ جتنے دن سے یہاں تھی روشنی کی رمق بھی نہ دیکھ پائی تھی۔۔ اُسے دن کا اندازہ بھی ایسی ہوتا کہ کھڑکی کی درز سے بلکل ہلکی سی روشنی اندر آتی تھی۔ تو اُسے پتہ چل جاتا کہ دن ہے۔۔

*****

یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ وہ اِدھر

آنے کے تین چار گھنٹے بعد کمرے میں آیا تھا۔ صبح کی پو پھٹ چُکی تھی۔ کمرے میں آنے سے قبل اُسے اٹھاک پٹھاک کی اور مسلسل شور کی آوازیں آ رہی تھی۔ جیسے کوئی کچھ گما ہوا ڈھونڈ رہا ہو۔ اب وہ اس کمرے میں داخل ہو چکا تھا جہاں وہ بیٹھی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے اس لڑکی کو تلاشنے کے لیے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں تو اُسے دوپٹے کا ایک پلو نظر آیا۔ وہ دروازے کے ساتھ بیٹھی تھی اور دروازہ کھلنے کے باعث وہ چھُپ گئی تھی۔ اب وہ قدم قدم چلتا قریب آیا اور دروازہ بند کر گیا۔ اُس پر سرسری سی نگاہ ڈال کر وہ دیوار گیر کھڑکیوں کی جانب آیا۔ اور curtains ہٹائے۔ curtains ہٹانے کے بعد اُسے کھڑکیوں کے آگے plastic sheet لگی نظر آئی۔ اس سب کو دیکھ کر

یہی سمجھ آرہی تھی جیسے کسی کو قید کرنے کا مستقل انتظام رکھتا ہو۔اور قید ہر چیز کی ہوا،روشنی سب کی۔جیسے کوئی اُسے ہر طرح کی اذیت دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔

اب وہ جیب سے pocket knife نکال چکا تھا اور تیزی سے sheet میں ڈال کر اُسے کاٹ رہا تھا۔وہ جو اتنے دن سے اندھیرے میں قید تھی۔روشنی جو اچانک اُسکی آنکھوں میں پڑی تو اُسے اُلجھن ہونے لگی۔کوئی دوسرا ہمیں تب تک اذیت یا تکلیف نہیں دے سکتا جب تک ہم خود ہار نہ مان لیں۔جب تک ہم خود کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ دیں۔انسان کا سب سے بڑا دشمن وہ ہوتا ہے جب تک انسان خود نہ ہار مان لیں دنیا کا کوئی انسان اسے ہرا نہیں سکتا۔سب سے خطرناک دشمنی پتہ کون سی ہے اپنے آپ سے دشمنی،اپنے آپ سے ضد لگانا۔یہی آپکی سب سے بڑی کمزوری ہے یہ دشمنی آپکو تباہی کے اُس دہانے پر لے جا کر کھڑا کرتے ہے جب آپ پچھلی تمام کشتیوں کو جلا چکے ہوتے ہیں۔آپ اندر سے ہار جاتے ہیں آپ کو خود پر بھروسہ نہیں ہوتا اور دوسرا آپ کو زیر کرنے اور دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔اور وہ بھی تو یہی کر رہی internal distraction تھی اگر وہ لوگ اذیت دے رہے تھے تو وہ لے رہی تھی۔اپنے self mechanism کے لیے

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں کر رہی تھی۔ آنکھوں میں پڑتی روشنی کے باعث اس نے اپنا چہرہ ٹانگوں میں چھپانا چاہا جو وہ سینے سے لگائے بیٹھی تھی۔ اُس شخص کا رُخ ابھی بھی کھڑکیوں کی جانب تھا۔۔

اب وہ اپنا رُخ اسکی طرف پھیر چکا تھا۔ اب وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آ چکا تھا۔ اُس شخص نے ایک بھرپور نگاہ اُس پر ڈالی تو اُس کی سخت آنکھوں میں تکلیف اُبھر آئی۔ اُس شخص نے اُسے اٹھنے کہا۔۔۔ آواز میں سختی تھی۔ لیکن وہ لڑکی ہونوز چہرہ ٹانگوں میں چھُپائے بیٹھی تھی۔ وہ اب اس طرح اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ نظر دوڑائی تو اُسے اُسکے ہاتھ کمر کے پیچھے نظر آئے۔ پھر اُس کے سراپے پر نگاہ ڈالی۔ اور اب کی بار اُسے موں اوپر کرنے کا کہا۔ اب وہ اپنا موں اوپر اٹھا چکی تھی۔ اُسے حیرانی کا ایک اور جھٹکا لگا جب اُسنے اُسکا چہرہ دیکھا۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔ اُسنے اُس لڑکی کے موں سے رسی کھولی اور پھر اُس کے ہاتھ کھولے اب وہ اُسے بولنے کا کہہ رہا تھا۔ وہ نہیں بول پا رہی تھی عارض نے پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں تو اُسے پانی کی بوتل دور کونے میں

www.novelsclubb.com

نظر آئی وہ تیزی سے اُٹھا اور پانی کی بوتل اٹھا کر لے آیا اور اُسے بوتل پکڑانے کے لیا ہاتھ آگے کیا مگر وہ ہاتھ آگے نہیں بڑھا پا رہی تھی۔دو تین سیکنڈز اِنتظار کے بعد عارض نے اُسے خود پانی پلانا شروع کیا، وہ بڑی رغبت سے پانی پی رہی تھی جیسے وہ بہت دنوں کی پیاسی ہو۔اُسے اب یاد تھا کہ کل شام ایک آدمی نے اُسے پانی پلایا تھا وہ بھی صرف ایک گھونٹ اور وہ بھی ترس ترس کے، پانی کی بوتل وہ ایک سانس میں ختم کر چکی تھی وہ گھٹا گھٹا رو رہی تھی ہاتھ اب بھی کمر کے پیچھے تھے عارض نے احتیاط سے اُس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ آگے کیا تھا تو اُس کی کراہیں نکلی۔ہاتھ مسلسل ایک ہی positon میں رکھنے کی وجہ سے اکڑ چکے تھے۔اب عارض نے اُسے اٹھنے کا کہا وہ نہیں اُٹھ پا رہی تھی ایک ہاتھ پکڑ کر اُسنے اسکو کھڑے ہونے میں مدد دی مگر وہ چند لمحے کھڑے رہ پائی اور کچھ ہی لمحوں میں اُسکے کے بازوں میں جھول گئی۔۔۔۔۔۔۔

******

www.novelsclubb.com

یہ ایک private hospital کا کمرہ تھا۔عارض patient bed کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔اُس نازک لڑکی کے چہرے پر جا بجا نیل پڑھے ہوئے تھے۔جیسے اُس پر تشدّد ہوا ہو۔ہاتھوں پر رسیوں کے نشان ثبت ہو چکے تھے اگر ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کی انگلیوں پر غور کیا جائے تو نئے ناخن اُگ رہے تھے۔اُس کو heart rate

لگاہوا تھا جس کا کلپ اس کی انگلی میں لگا ہوا تھا۔ پچھلے تین دنوں کی نسبت monitor اور بلڈ پریشر اب نارمل ہو چکا تھا۔ڈاکٹرز heart rate ،pulse rate آج اُسکا میں تھی۔۔اس کے علاوہ یہ خوف میں مبتلا تھی جب سے وہ shock کے مطابق یہ ہو رہا تھا جو گزرتے دن shock convulsions یہاں ایڈمٹ تھی تب سے کے ساتھ زیادہ ہو رہی تھے۔(یہ مرگی کی ایک قسم ہے جو زیادہ تر مسلسل ذہنی دباؤ میں رہنے کے باعث ہوتے ہے اُسکی وجہ عام طور پر سر کی چوٹ بھی ہوتی ہے جو دماغ کی کسی حصے کو متاثر کرتا ہے یہ کوئی صدمہ)کافی دن سے بھوکی بھی تھی۔اس نازک جان پر کسی درندے نے بے تحاشا تشدد کیا ہوا تھا۔۔اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنے سالوں بعد اگر اُس سے ملے گا تو وہ اس حال میں ہو گی، وہاں اُسے یہ ملے گی۔

www.novelsclubb.com

******

وہ قریب آرہا تھا اب یہ اسکو پھر مارے گا ازیت دے گا، ذہن کے پردے پر ایک منظر اور رونما ہوا، وہ روتی ہوئی آرہی تھی، مسلسل رو رہی تھی اور ساتھ ساتھ موں میں کچھ بول رہی تھی اسی لمحے اُس کو اپنے بابا نظر آئے اور بابا کو وہ،

کیا ہوا ارحا؟ میری بیٹی رو کیوں رہی ہے۔

ارحا نے روتے ہوئے اپنی ہتھیلیاں آگے کر دی جو زخمی تھی نازک بازو بھی زخمی تھے روتے ہوئے وہ زیر لب یہ ہی بول پائی: بابا" چھن چھن "اور بابا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ روتی تبھی تھی جب اُسکی چوریاں ٹوٹتی تھیں۔ابھی کچھ دیر پہلے بابا نے اُسے چوریاں لے کہ دی تھی وہ اُسے چوریاں دلوا کے خود باہر چلے گے

www.novelsclubb.com

اور وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی پھسل کے گری اور گرنے سے دونوں کلائیو میں جو چوریاں پہنی تھی ٹوٹ گئی۔اور وہ وہیں بیٹھ گئی، اچانک منظر بدلہ وہ آدمی اُس تک پہنچ چکا تھا، چھوڑو مجھے چھوڑو۔۔۔۔مت مارو۔۔ہزیانی ہو کے چیخ رہی تھی۔ منظر ایک بار پھر بدلہ تھا۔وہ ایک عمارت کے باہر کھڑی تھی۔ساتھ اُسکا ٹیم ممبر تھا۔دونوں کی آنکھیں

خوفزدہ تھیں۔ارہا کے ہاتھ میں ایک ریموٹ ٹریگر تھا۔وہ اور اُسکا ساتھی عمارت کی سب سے آخری منزل کو تک رہے تھے۔ تھوڑی اُمید باقی تھی دونوں کے چہروں پر، ارہا کر دو۔۔۔کان میں موجود آلے میں آواز گونجی، اگر ابھی ہم نہ کر سکے تو پچھتاتے رہیں گے، یہ ہماری سلامتی کے لیا ہے۔

بے بسی سے میک اپ زدہ چہرے پر آنسو رینگ گئے۔کان میں موجود آلے میں ایک بار پھر آواز گونجی

ارہا: صرف 10 سیکنڈ ہیں تمہارے پاس اُسکے بعد وہ تم تک پہنچ جائیں گے۔"

یاسر اُسے امداد طلب نظروں سے تک رہا تھا۔۔

اُس نے جلدی سے چہرے سے آنسو صاف کیا اور ریموٹ پر موجود لال بٹن دبا دیا۔

سامنے موجود عمارت میں دھماکے کی ایک خوفناک آواز گونجی اور عمارت ڈھیر ہوگئی۔

www.novelsclubb.com

وہ سکتے کی حالت میں عمارت کو تک رہی تھی اور چہرہ نفی میں ہل رہا تھا۔ یاسر نے ہاتھ پکڑا اور اُسے گاڑی میں بٹھایا اور منزل کی طرف روانہ ہوا۔ یقیناً وہ لوگ اُن کے پیچھے آ رہے ہونگے۔

****

ہسپتال میں وہ اُس کے سرہانے بیٹھا اسکو غور سے تک رہا تھا۔

گزرتے وقت کے ساتھ ارہار حمان کے چہرے پر سنجیدگی اور سختی آ گئی تھی۔ بیہوشی کی حالت میں بھی اُسنے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

اگر وہ نہ آتا تو کیسے پتہ چلتا کے وہ اُس حالت میں ہے اور کب سے انکی قید میں ہے۔

مانیٹر کی آواز تیزی سے بجنے لگی۔ ایک دم سے کمرے میں heart rate اچانک ہی ہلچل مچ گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر اُسی حالت میں واپس جا رہی تھی۔ وہ اب ٹینشن میں آ گیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پُر سکون ہوئی تھی۔ اب وہ ہوش میں آ رہی تھی۔ اچانک ہی وہ چوکنا ہوا تھا۔

آنکھیں کھلی تو روشنی نے آنکھوں میں جلن پیدا کی۔اُسنے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں ۔اندھیروں میں رہنے کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ اب روشنی آنکھوں کو اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

10 منٹ بعد ایک کوشش پھر کی تو آنکھوں نے روشنی کو برداشت کر لیا تھا۔چہرہ اِدھر اُدھر گھمایا تو دور کمرے کے کونے میں دو نفوس بیٹھے ہوئے نظر آئے۔

دونوں اسی طرف دیکھ رہے تھے۔مگر پہچان میں نہیں آرہے تھے۔

ایک آدمی ادھیڑ عمر تھا۔سر کے بال گرے تھے مگر وہ پر کشش تھا۔بلکل فٹ،دوسرا ایک 29،30 سالہ ایک نوجوان تھا۔سکین پینٹ اور سکن casual شرٹ پر اُسنے نیلا کوٹ پہنا ہوا تھا جس پر سفید دھاریاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ادھیڑ عمر آدمی قریب آیا تو اُسے وہ واضح نظر آیا۔

اُسکے چہرے پر نرماہٹ تھی

کیسی ہو ارہا؟ٹھیک۔۔

ایک لفظی جواب آیا۔

کیسا محسوس کر رہی ہو؟

بہتر۔جواب پھر ایک لفظی تھے۔سامنے کھڑے آدمی بھی ڈھیٹ تھا۔اُس کے چہرے پر واضح ناگواری دیکھ کر بھی ذرہ برابر اثر نہی ہوا تھا۔

کیسے ہوا تمہارے ساتھ؟

ایک دم ہی اُسنے چہرہ موڑ کر اُنکو دیکھا،اُس چہرے پر اسے انسیت نظر آئی،یہ کون تھا ،وہ انکو جانتی تھی پر پہچان میں نہیں آرہے تھے۔

آنکھوں کے پردے پر پھر ایک بار وہ چار مسکراتے چہرے نظر آئے۔

ارہا کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ؟سوال پھر آیا تھا،نرمی ہنوز برقرار تھی۔۔

اچانک وہ حال میں واپس آئی،آنکھوں سے آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہو گے تھے۔

www.novelsclubb.com

سامنے کھڑے نفوس یہ منظر دلچسپی سے دیکھ رھے تھے۔

میں کیوں بتاؤں آپکو،کون ہیں آپ،ناگواری سے اُس نے پوچھا۔

رسی جل گئی پر بل نہیں گیا" عارض بولا،بوڑھا آدمی مسکرا رہا تھا۔"

اُس نے لڑکے کی بات کو نظر انداز کیا اور بوڑھے آدمی کے اوپر توجو دی۔

اونچا لمبا قد، ڈریس پینٹ اور نیلے کوٹ میں وہ ملبوس تھے، چہرے پر داڑھی تھی۔

آپ کیوں مسکرا رہے ہیں، اُس نے بوڑھے سے سوال کیا، عارض کو اپنا نظر انداز ہونا ایک آنکھ نہیں بھایا۔

چھّ سال بعد بھی وہ ماہر تھی، اسکو یہ ظاہر کر رانے میں کے جیسے وہ انکے درمیان موجود نہیں ہے، وہ کمرے سے نکل گیا۔

بوڑھے نے اُسے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا تو دیوار کے ساتھ پڑی کُرسی کھینچی اور بیڈ کے قریب لے آیا اور بیٹھ گیا۔

میں اس لیا مُسکرا رہا ہوں کے تم اپنا اصل نہیں بھولی، تمہاری جون وہی ہے جس سے لگ رہا ہے کہ یہ ارہا ہے۔

www.novelsclubb.com

کیا تم مجھے جانتی ہو؟ نہیں

بوڑھے کے چہرے پر دکھ پھیل گیا "ابو بکر سر" ایک دم ہی اُسکی زبان سے لفظ پھسلا تھا۔

وہ ایک دم حیران ہوئی، صحیح کہا۔۔۔۔۔ بڑھا خوشی سے بولا۔اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

کیا کہتا ہے ڈاکٹر؟ابو بکر نے عارض سے سوال کیا۔

سر ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اُسے اتنی ذہنی اور جسمانی ازیت دی گئی ہے اور

اس کی دماغی حالات اتنی خراب ہے کہ ڈر ہے کہ وہ اپنی یاداشت کھو بیٹھے۔ پچھلے 9 ماہ سے

وہ اُنکی قید میں ہے,اسے ہائی ڈگری فل باڈی الیکٹرک shock دیا گیا ہیں میں نے اُس

کے ہاتھوں اور پیروں کو دیکھا ہے رگیں جامنی ہوئی ہیں۔

سر آپکو کیسے نہیں پتہ چلا۔اِنکے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ 50 پر سنٹ یاداشت کھو چکی تھی۔وہ اتنی ہمت والی اور ٹرینڈ تھی

کہ اُس نے یہ سب برداشت کیا ہوا اُسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بہت جلد اوپر کا ٹکٹ کٹا چُکا

ہوتا۔وہ تو پھر لڑکی تھی۔

وہ اپنی یاداشت مکمل طور نہیں بھولی، عارض کو اُنکی آواز کسی گہری

کھائی سے آتی محسوس ہوئی، تمہیں پتہ ہے وہ مجھے آج بھی ٹوکنا نہیں بھولی، اب اُنکی لہجہ

میں اُمید تھی۔

ابو بکر صاحبِ کی عادت تھی جب بھی وہ کوٹ پہنتے انکے کوٹ کا کالر

اندر کی طرف مڑا ہوتا۔ وہاں سب دیکھتے لیکن کسی کے اندر اتنی جرات نہیں تھی۔ وہ

انہیں ٹوکے، مگر یہ صلاحیت ارہار حمان میں تھی۔

سر اپنا کالر صحیح کرلیں مڑا ہوا ہے۔ اس نے جب پہلی بار انہیں دیکھا تو ٹوک دیا تھا

۔ یہ انکی ارہار حمان سے پہلی ملاقات تھی۔

اُسکی آواز پر چلتے ہوئے ابو بکر صدیق بے اختیار ہی رکے۔ اور اپنا مڑا ہوا کالر ٹھیک

کیا۔ اور کھل کے مسکرائے۔ دور کھڑے عارض جہانگیر نے آنکھیں چھوٹی کر کے یہ منظر

دیکھا تھا۔

میٹنگ روم کے اندر بیٹھے لوگوں کے چہرے بھی حیران پریشان تھے۔ ابو بکر مسکرا

رہے تھے۔ انہوں نے آج تک ایسے مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔

کیانام ہے آپکا؟ارہار حمان۔۔عارض سے مزید یہ منظر برداشت نہیں ہوا تو قریب چلا آیا۔

اب وہ حال میں واپس آگئے تھے۔یہ لڑکی انہیں اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز تھی ۔اُسے اُس حال میں دیکھ کر عارض کو وہ ایک دم ہی بوڑھے لگ رہے تھے۔

آج وہ اُس حال میں تھی کہ وہ انہیں پہنچانے سے انکاری تھی۔دل خون کے آنسو رورہا تھا۔

ہسپتال کے کمرے سے نکلتے ہوئے ارہا نے جب انکا کامڑا ہوا کالر دیکھا تو پھر سے ٹوک دیا ۔باہر نکلتے ہوئے ابو بکر کے جلتے ہوئے دل پر پھوار پڑی تھی۔وہ سب کچھ بھولنے کے باوجود بھی انہیں یاد رکھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ دوائیوں سے ہفتہ دس دن میں ریکور کر جائے گی۔

مئی ۱۸ 2021

ارہا صاحبہ آپکو ابو بکر صاحب اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔ وہ اُس وقت آپریشن روم سے باہر نکلی تھی۔ جب اُسے یہ پیغام پہنچایا گیا۔

لمبا قد، ہائی نیک نارنجی رنگ کی پہنی ہوئی تھی اور اُسکے اوپر کریم لمبا کوٹ تھا اور کریم ہی پینٹ بیل باٹم تھا۔ اونچے قد کے باوجود اُس نے ہیل شوز پہنی ہوئی تھی جو کریم ہی رنگ کی تھی۔ گلابی رنگت اور سنہری رنگ کے امتزاج کے ساتھ ہلکا سا میک اپ اُسکے چہرے کو اور خوبصورت بنا رہا تھا۔ شہد رنگ آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھی۔ پتلی ناک اور تیکھے نقوش نے اور بھرے بھرے ہونٹوں نے اُسکے چہرہ کو مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔ ایک عجیب سے کشش تھی۔ اُسکے چہرے میں، براؤن بال تھے جو کندھوں تک آرہے تھے اور انکے کنارے ڈائی ہوئے تھے۔

آفس کے قریب پہنچ کر اُسنے دروازہ ناک کیا، سر میں اندر آجاؤں۔

اجازت ملی تو وہ اندر چلی گئی۔

کیسی ہیں آپ ؟ٹھیک

آپریشن مکمل ہو گیا ہے۔جی سر ہمارا آفیسر اُس مجرم تک پہنچ گیا ہے اور اُسکا ٹھکانہ تباہ ہو گیا ہے اب وہ واپس آ رہے ہیں۔

زبردست "ٹھیک ہے اب جو میں آپکو بتانے جارہا ہوں اپنے غور سے سننا ہے " ۔اُنہوں نے بات شروع کی۔

ہمارے دوستوں کی اطلاع کے مطابق ملک کو ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔وہ چوکنا ہوئی۔

اطلاعات کے مطابق ایک تنظیم ہے جس میں ملک کے امراء اور بیرون ملک کے کچھ لوگوں نے دہشت گردوں سے مذاکرات کیا ہیں اور ایک تنظیم بنائی ہے۔

ویسے تو یہ تنظیم پچھلے کئی سال سے بنی ہے مگر تب انکے پیچھے مضبوط ہاتھ نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

اس تنظیم کا واحد مقصد ملک کو تباہ کرنا اور بدامنی پھیلانا ہے۔پہلے بھی یہ لوگ ملک کو کئی نقصان پوھنچا چکے ہیں۔ مگر تب تک ہم اُس تنظیم کے لیڈر کو ختم کر دیتے تھے۔ مگر اب جو تنظیم کا لیڈر بنا ہے وہ منظر عام پر نہیں ہے۔ہمارے دوستوں کے مطابق یہ کچھ بڑا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اُن کے غلیظ نظروں اور ملک کو نقصان پہنچانے کے جیسے ارادوں کو ختم کرنے کے لیئے ہم ایک ٹیم بنا رہے ہے۔ جس میں ہم سب اسپیشل آفیسرز کو شامل کریں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اُس ٹیم کو لیڈ کریں۔ آپ پچھلے کئی سالوں سے اپنے ملک کی خدمات انجام دے چکی ہیں۔

اُنہوں نے ایک سکہ اُس کی طرف بڑھایا جیسے اُس نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پکڑ لیا۔ اگر آپ اُس ٹیم میں شامل ہونا چاہتی ہیں تو اُس سکے کو اجینسی کے ایپ پر رکھ کر اسکین کر لیجیےئے گا۔ آپ رجسٹر ہو جایئں گی۔

سر میں تیار ہوں۔

پھر بھی ایک بار اور سوچ لیں۔ ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ اپنے باہر سے تمام رابطے ختم کر لیں گی۔ دن رات اُس کو دینا ہے۔

www.novelsclubb.com

اب آپ جا سکتی ہیں۔

سکہ اُسکے ہاتھ میں موجود تھا اور وہ آفس سے باہر آگئی سکہ جیب میں رکھ دیا اور اجنسی سے باہر آگئی کوٹ کی جیب سے گاڑی کی چابی نکالی اور گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

یہ ایک گلی تھی، خوبصورت گلی جس میں لوگ بھرے ہوئے تھے۔اور ہونے بھی چاہیئیں کیوں کہ یہ ایک سیاحتی مرکز تھا۔

گلی کے اندر ایک طرف بینچ پڑے ہوئے تھے۔اور سامنے ایک خوبصورت ہوٹل تھا۔

اتنے میں ایک لڑکی گلی میں داخل ہوئی، سفید جو گر پہنی ہوئے تھے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔۔وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ جس نے سفید ہے شلوار قمیض پہنے ہوئے تھے۔ گورا رنگ, گلابی ہونٹ اور ریڈ بال تھے۔اُسنے ایک محرون شال اوڑھی ہوئی تھی۔ جس میں اُسکی رنگت اور کھل رہی تھی۔

وہ گلی میں اب کھڑی تھی اطراف میں نگاہ دوڑائی تو ایک ٹیکسی آکر گلی میں رکی اور اُس میں سے آدمی نکلا اور ہوٹل میں داخل ہو گیا۔لڑکی نے غور سے دیکھا تو اُس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

www.novelsclubb.com

یہی اُسکا مطلوبہ آدمی تھا۔ جیسے ہی ہوٹل میں جاتے ہوئے اُسے دیکھا تو وہ بھی ہوٹل میں داخل ہو گی۔

وہ آدمی سیدھا لیفٹ کی طرف جارہا تھا۔

وہ جلدی سے ریسیپشنسٹ کے پاس آئی اور کچھ پوچھا اب اُس کے قدم بھی لیفٹ کی جانب تھے۔

آدمی لیفٹ میں داخل ہو گیا اور اُسنے لیفٹ کا بٹن دبایا اور ابھی لیفٹ بند ہونے ہی والی تھی کے لڑکی نے اپنی ٹانگ پھسالی۔

آدمی نے کینہ توز نظروں سے لڑکی کو دیکھا تو لڑکی نے جوابن اُس کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔

لڑکی کی نظر آدمی کے ہاتھ میں موجود بریف کیس پر تھی۔ لیفٹ چل رہی تھی کے اچانک لیفٹ کی لیفٹ بند ہوئی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد لائٹ بحال ہوئی۔ لڑکی آدمی سے پہلے ایک منزل پر اُتر گئی اور آدمی ابھی لیفٹ میں ہی تھا۔ جاتے ہوئے لڑکی نے ایک بار پھر مسکراہٹ اچھالی۔

اب لڑکی کے قدم لیفٹ کے ساتھ سیڑھیوں پر تھے۔وہ نیچے جا رہی تھی۔سیڑھیاں اترتے اترتے اُسنے اپنا بیگ کھولا اُس میں سے سکرٹ نکلی اور کپڑوں کے اوپر پہن لی۔یہ کمر سے لے کر پیروں تک فل سکرٹ تھی۔

بیگ سے براؤن کلر کی جیکٹ نکالی اور اُسے پہن لیا۔

جو گرز اُتار کے اُسکی جگہ کور شوز پہن لیا۔مہرون شال اُتار کر بالوں سے وگ اُتاری اور حجاب نکال کر سر پر لپیٹا۔آنکھیں پر نظر کا چشمہ نکال کر لگایا۔

بیگ کے اندر سے اپنا کلچ نکال کر کندھوں پر ڈالا۔ساتھ ساتھ وہ سیڑھیاں بھی اُتار رہی تھی۔سیڑھیوں سے اُتر کر اُسنے بیگ ایک آدمی کی طرف اچھالا اور ہوٹل سے باہر نکل گئی

۔

اب یہ لڑکی ہوٹل میں داخل ہونے والی لڑکی سے بلکل مختلف تھی۔

ہوٹل سے نکل کر اُس کا ارادہ ٹیکسی میں جانے کا تھا۔چلتے چلتے وہ ٹیکسی کی طرف آئی مگر کسی احساس کے تحت اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بینچ پر بیٹھا کوئی نظر آیا۔(سحر خاقان)

وہ بینچ پر جا کر اُس آدمی کے قریب بیٹھ گئی۔

آدمی کے ہاتھ میں ایک سکہ تھا جو اُس نے بینچ پر اپنے اور لڑکی کے درمیان رکھ دیا۔ لڑکی نے سکہ اُٹھالیا۔

اسی اثنا میں ہوٹل کے ٹیرس سے لیفٹ والا آدمی آکر ٹیکسی کے اوپر گرا۔

ابو بکر اور سحر بینچ پر بیٹھ بڑے سکون سے بیٹھے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

ہمیں آپکی ضرورت ہے۔ اسپیشل ٹیم میں۔

ابو بکر نے دو لفظی بات کی وہ جانتے تھے یہ ایک بہترین جاسوسوں میں سے ایک ہے۔

www.novelsclubb.com